

سُورَةُ الْحَافَّةِ

پسورد اکاؤنٹ وکیڈ میں ایڈ میں ایڈ کرنے کا روش

سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْأَرْضِ وَالْجَبَالِ فَلَمْ يَنْدَكِهِ وَاحِدَةٌ ۝ فَيُوْمَئِنُ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝

زَيْن اور بہاؤ پیر کوٹ دینے جانش ایک ۱۰ پھر اسی دن پورے ۱۰ وہ وہ مرنے والی
وَأَنْشَقَتِ السَّمَاءُ وَقَمَّهُ يَوْمَئِنَ وَاهِيَةً ۝ وَالْمَلَائِكَةُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُونَ
اور پھٹ جانے آشنا پیر کوٹ دینے ایک ۱۰ اور فرشتے ہوئے اس کا کارول ۱۰ اور آنٹھیں ۱۰
عُرْشَ رَبِّكَ فَوَقَهُمْ يَوْمَئِنَ ثَمَنِيَةً ۝ يَوْمَئِنْ تَعَرَّضُونَ لِكُنْخَنِيْمِنْكُمْ
جنت تیرے روپا کا اپنے اور ۱۰ اس دن آٹھ شخص ائمہ سامنے کیجاوائے پھری نہ رہے لی مبارکی کوئی
خَافِيَةً ۝ قَاتِمًا مَنْ أُوْتَ كِتَبَهُ يَكْبِيْنَهُمْ فَيَقُولُ هَذَا مُرْأَقُهُ وَمَا
بھی بات سو برس کو طلا اکس کا کھانا دانتے اگرچہ ۱۰ کہتا ہے پھر پڑھو سے
کِتَابِيَّهُ ۝ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلِيقٌ حَسَابِيَّهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝
کسما ہر لیے جان کے اس پاک کر گئی کیا میرا حساب سو وہ ۱۰ میں ملتے گواراں ۱۰ میں
فِي جَهَنَّمَةِ عَلَيْيَهِ ۝ قُطُوفُهَا دَلِيَّةٌ ۝ مُكْلُوًا وَأَشَرَّبُوا هَيْنَيَا هَمَا أَسْلَفْنَاهُ
اور پھٹ بانے میں اور جس کے پیوے پھک پڑے ہیں کھانا اور پیچے ریس کر ۱۰ اسکا جو ۱۰
فِي الْأَيَّامِ الْحَالِيَّةِ ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوْتَ كِتَبَهُ يَشْمَالُهُ فَيَقُولُ لِيَقِنَتِي لَمْ
پسچاہی دو تم پھٹ دلوں میں اور جس کو طلا اس کا کھنا ۱۰ باہم اغدر میں وہ کہتا ہے کیا اچھا دوتا جو
أُوتَ كِتَابِيَّهُ ۝ وَلَهُ أَدْرِي حَسَابِيَّهُ ۝ يَلْكِتُهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةُ ۝ مَا
بھکر کوون ترا سرا کھانا اور پھر کوڑھنے ہوئی کیا ہے ساپ بیر کسی طرح دہی مت نہ کر جاتی
أَغْنَى عَنِي مَالِيَّهُ ۝ هَلَكَ عَنِي سَلَطَنِيَّهُ ۝ خَلَ وَهُ فَغْلُوَهُ ۝ شَرَّ
کام بند بانے کو پھٹا مال ۱۰ اور دوسری سے عکوت میری اس کو پڑھو پھر طوطو ڈالو
الْحَجَّيْمَ صَلَوَهُ ۝ تَحْرُفُ سَلِسْلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذَرَاعًا فَأَسْلَكُوهُ ۝
اک کے ڈھرم میں اسکو ڈالو پھر ایک زیبر میں جس کا طول سرگز ۱۰ ہے اس کو جلد ۱۰ دو
رَأَتَهُ كَانَ لَهُ يُوْمٌ مِنْ يَالِيَّهِ الْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَعْصِنَ عَلَى طَعَمِ الْمُسْكِينِ ۝
وہ تھا کہ یقین نہ لانا تھا اسٹری جو سب سے ۱۰ اور تاکید کرتا تھا فتح کے کھانے ۱۰
فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هُنَّا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ لَالَّا مِنْ سَغَلِيْنِ ۝ لَرْيَا كَاهِي
مکوئی ٹھیک آج اسکا چیان دوست اور در پکھنے لیے کھانا سحرخیز ٹھیک کوئی نہ کھانے اسکو
إِلَّا الْخَطُؤُونَ ۝ فَلَمَّا أَقْسَمُرْهُمَا تَبَصِّرُونَ ۝ وَمَا لَهُ تَبَصِّرُونَ ۝ لَرْانَه
عوادی گنگار سو ٹھم کھاتا ہوں اسی چیزوں کی جود بھتھتے ۱۰ اور جو چیزوں کو میں دیکھتے ۱۰
لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرْبُوَهُ ۝ وَمَا هُوَ لَقَوْلٌ سَاعِيْرَ عَلِيَّاً مَا تُوْمِنُوا ۝ وَ
کیا ہے ایک بیان لا دوایا سردار کا اور نہیں سے کہا کسی شاعر کا تھے ستر ایسا تھے ۱۰ اور

لَا يَقُولُ كَاهِنٌ قَدِيلٌ كَمَا تَذَنَّ كَرُونٌ ۝ تَبَرِّيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَوْ
نِسْ ۝ هے کہا پڑیں والے کام تبریت کم دیکھان کرتے ہیں ۝ اُتاہدا ۱۷۱۴ءے جہاں کے رب کا اور اگر
لَقَوْلٌ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَا خَنْ نَاصِيَةٌ يَالْيَمِينِ ۝ شَمَّ
کوئی بات تو ہم پڑھیں ۝ اس کا دارباڑا ۱۴۷ء پھر
لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَرِيقَنَ ۝ فَمَاءِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ وَلَائِئَةَ
کاٹ گا لیکھ اس کی گردی پھر ۱۷۱۴ء میں کوئی ایسا نہیں جو اس سے بچائے اور ۱۷۱۴ء
لَتَدَ كَرْ لَمُمْتَقِينَ ۝ وَرَا تَالَّنْعَلُ أَنْ مِنْكُمْ مُمْكِنَلَيْنَ ۝ وَلَائِئَةَ
شیخت ہے نہ لے والوں کو اور ۱۷۱۴ء کو مسلم ہے کہ تم میں بچھے بھٹکتے ہیں اور ۱۷۱۴ء
لَحْقَرَةٌ عَلَى الْأَقْرَبِينَ ۝ وَإِنَّهُ حَقُّ الْيَقِينِ ۝ قَسْدَرَةٌ يَاسِرُرَقَ الْعَظِيمِ ۝
جو ہے چنانچا دادیے میکردن پر اور وہ جو ہے یقین کرنے کی قابل ہے اب والوں پلے اپنے درب کے نام کی جو ہے سب سے بڑا

خلاصہ تفسیر

وہ ہونے والی چیز کی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز اور اپ کو کچھ خرچے کریں کی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز
(تفصید اس سے قیامت کی عقلت اور ہونا کہ نہیں کہا جائے) ۝ اسے استغفار اس تہویں کے لئے ہیں) ۝ کمود اور عاد
نیا اس کم کم ۱۷۱۴ء نے والی چیز (یعنی قیامت) کی تکنیک کی سوچو تو یک ندر کی آزادی سے ہلاک کر دیجئے گے اور اس اور جو
تھے سوہہ ایک تیز و شدید ہوا سے پلاک کئے گئے ہیں کو انتہ تعالیٰ نے اپنے بریتات اور آنکھ دن سو اور سلطان
گردیا تھا سو (۱۔ خاطلب اگر تو) (اسوقت وہاں موجود ہوتا تو) اس قوم کو اس طرزِ گراہوا کیتھا کہ گویا وہ
حری ہوئی گھوڑوں کے تندیے ہیں (ایس کیونکہ وہ بہت دنمازدگی تھے) سوکیا بھج کو ان میں کا کوئی پچاہوں اور انظر
آتا ہے (یعنی کوئی نہیں بچا، کتوڑہ تعالیٰ ہمیں حقیقت ہجت احمد اور شفیع لہمہ رہیت ۱۷۱۴ء) اور (۱۷۱۴ء)
فرعون نے اوس سے پہنچے لوگوں نے (جن میں قوم نوح و مادو شد و سب آگئے) اور (قوم اٹوکی) ملی ہوئی تسلیم
نے بڑے بڑے قصور کے (یعنی کلفرو شرک اس پرانے کے پاس رسول یعنی گئے) سوانحوں نے اپنے زرب
کے رسول کا (جنوں کی طرف بیجا گیا اعتماد) کہنا نہیں (اوکلفرو شرک سے بازدھے جس میں تکنیک قیامت
بھی داری ہے) تو اشتھانی نے ان کو بہت سخت کردا (جن میں سے عاد و نوح کا قصہ تو ابھی آچکا ہے اور
قام نوٹ اور قوم فرعون کی عقوبات بہت سی آئیوں میں پہنچا اچکی ہے اور قوم نوح کی عقوبات آگے بعین اتنی
نکوہ کرے سیئی) ۝ ہم نے جبکہ (نووح علیہ السلام کے وقت میں) پانی کو طوفانی ہوئی قوم کو (یعنی تھارے بزرگوں
کو جو مومن تھے اور ان کی نجات تھارے دیکھ دا سبب ہوئی مشقی میں سوار کیا (اور باقیوں کو طرق کر دیا)
تکارہم اس محالہ کو تھارے لئے ایک یا دوگار (اوہ عبرت) بنادیں اور یاد رکھتے والے کان اسکو یاد رکھیں،

کہاں کو یاد رکھتے والا مجاز آجھد ہے۔ حاصل یہ کہ اس کو یاد رکھ کر سزا کے اس سے بچیں۔ یقین تو مکنیں میں
کے ہوئے، آگے قیامت کے ہر ہول و خوف کا بیان ہے یعنی) پھر جب صور میں بکار گی پھر تکارہ میں جادے گی
(مراد فخر اولی ہے) اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اینچاکے) اٹھائے جاؤں گے (یعنی اپنی پیڑے سے
ہشادیے جاؤں گے) پھر دونوں ایک یاد دفعہ میں وزیرہ زندہ کر دیے جاؤں گے تو اس روز وہ ہونے والی چیز
ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جادے گا اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہو گا (چنانچہ پھٹ جاداں سیل
مشفت ہے یعنی جیسا اسوقت وہ ضبوط ہے اور اسیں کہیں فطر و خوف نہیں، اس روز اسیں ہے بات د
رہے گی بکر شمعت والشاق ہو جاؤ چاکا) اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں جس وقت وہ پھٹ کر
شرمع ہو گا) اس کے خاروں پر آجادیں گے (اس سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ آسمان نیچے میں سے پھٹ کر
چاروں طرف سمتا شرع ہو گا اسے فرشتے بھی پیچے میں سے خاروں پر آجیں گے۔ پھر اسیت صیغھ میں فی الشہزادہ
وَنَ فِي الْأَتْهَى الْمُلْكُ کے مطابق ان فرشتوں پر یعنی موت مسلط ہو جادے گی (کہ انکی الکلیل احادیث الوجھین) اور یہ
سب و احتات تو فخر اولی کے وقت کے ہیں اور (۱۷۱۴ء) فخر شاعری کے وقت کے و احتات میں کہ آپ کے
پروردگار کے عرش کو اس روز آخر فرشتے اٹھائے ہوئے (حدیث میں ہے کہ اب عرش کو چار فرشتے
اٹھائے ہوئے ہیں قیامت کو آٹھ فرشتے اٹھاویں گے (کہ انکی اللار و فوغا))

غرض آٹھ فرشتے عرش کو اٹھا کر میں ان قیامت میں لاویں گے اور حساب شرع ہو گا جس کا آگے بیان ہے یعنی)
جن روز تم (خدار کے رو رہ حساب کے واسطے) پیش کئے جاؤ گے (اور) عمارت کوئی بات (اٹھ تھالی سے پھٹ کر
نہ ہو گی پھر (نامہ اعمال اڑاکر ہاتھ میں دیئے جاؤں گے تو) حرش شخص کا نامہ اعمال اسکے دائبے ہاتھ میں
دیا جاؤ چاکہ تو (خوشی کے مارے اس پاس والوں سے) کہے کہ میرا نامہ اعمال پڑھو سیرا (تو پیچے ہی سے)
اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آئے والا ہے (یعنی میں قیامت اور حساب کا معتقد تھا، مطلب یہ کہ میں
ایمان اور تصدیق رکھتا تھا خدا تعالیٰ نے اس کی برکت سے آج مجھ کو نوازا) غرض وہ شخص پر ریہ میں
یعنی بہشت بری میں ہو گا جس کے پیوے (اسقدر) بھکھ ہو گئے کہ میں حالت میں چاہیں گے لئے یکیں گے اور
حکم ہو گا کہ (کھاد اور پیو) مزے کے ساتھ ان اعمال کے صدیں جو تھے بامیر صلیل کریش ایام (یعنی زمانہ قیام
و نیا) میں کئے ہیں اور جس کا نامہ اعمال اسکے باہم ہاتھ میں دیا جاؤ چاکہ سوہ (نہایت حرست سے) کہیجا
کیا اچھا ہو تاکہ مجھ کو میرا نامہ اعمال ہی نہ ملتا اور مجھ کو یہی خبر نہ ہوئی کہ میرا حساب کیا ہے کیا اچھا ہو تاکہ
(پہلی) موت ہی خاتمہ کر میتی (اور دوبارہ زندہ نہ ہوئے جس پر حساب کتاب مرتب ہوا افسوس) میر امال
میر سے کچھ کام تکایا، سیرا جاہ (بھی) بھج سے گلزارہ (یعنی مال وجہ سب میں سود شفیرے ایش شخص کے لئے
فرشوں کو مکمل ہو گا) اس شخص کو پکڑا اور اس کے گلے میں طوق پہنادو پھر دوڑھ میں اس کو داخل کر دو،
پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پچائش ستر گز ہے اس کو جکڑ دو (اس گز کی مقدار خدا کو مسلم ہے

کیونکہ یہ گزد ہاں کا ہو گوا۔ اگے اس عذاب کی وجہ بتلاتے ہیں کہ) یہ تھس خدا نے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا (یعنی جس طرح ایمان لانا مسیح تعالیٰ انبیاء مذکوری مقادہ ایمان نہ رکھتا تھا) اور (خود تو کسی کو یہاں دیا اور وہ کو بھی) غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب شد تھا تھا۔ (حاصل یہ کہ خدا کی غلط اور جعلیت کی شفقت جو ہم ایمان متعاقب حقوق اللہ و حقوق العاد ہیں یہ دونوں کا تارک اور منکر تھا اس لئے مسٹنی عذاب ہوا) سو آج اس شخص کا نہ کوئی دستدار ہے اور اس کو کوئی کھانے کی چیز فصیب ہے بجز ذمہ جو ہم کو دھوون کے۔ اور یہ حصار اضافی ہے اور مقصود اس سے نہیٰ کہ مرغوب کھانوں کی ورنہ زقوم کی غذا ہوتا خود کیات سے تھابت ہے غرض ان کا الحام غسلیں ہو گا) جس کو بجز بڑے گناہ کاروں کے کوئی نہ کھاویں (آگے فتران کی حقانیت ارشاد فرمائی جاتی ہے جس میں تیامت میں حرا و دسرا ہونے کا بیان ہے اس کی تکذیب سبب لغزیب مذکور ہے) پھر (بعد میان خلوٰۃ مجازاۃ کے) میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی بھی جو کوئی ویکھت پڑے اور ان چیزوں کی بھی جو کوئی نہیں دیکھتے (کیونکہ بعض خلوٰۃ مجازاۃ کو سے دیکھنے کی صلاحیت وکیتی اس اور بعض خلوٰۃ بافضل یا بالقوۃ یہ صلاحیت نہیں رکھتی، اس قسم کو مقصود سے ایک خاص مسابت ہے کہ قرآن مجید کا لایو الانفڑا آتا تھا اور بن پر قرآن آتا تھا وہ نظر آتے تھے مراد یہ ہے کہ تمام خلوٰۃ کی قسم ہے) کہ پر قرآن (الشہر کا) کلام ہے ایک محرز فرشتہ کا لایا ہوا (بیس جس پر یہ کلام نازل ہوا وہ تصور و رسول ہے) اور کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (جبیساں اکفار اپ کو شاعر کہتے ہیں مگر) تم بہت کم ایمان لائے ہو (یہاں قلت سے مراد ہے) اور یہ نہ کسی کاہن کا کلام ہے (جبیساں بعض اکفار اپ کو کہتے ہیں مگر) تم بہت کم سمجھتے ہو (یہاں بھی قات سے مراد ہے غرض یہ دشمن سے کہا ہوتا ہے بلکہ رب العالمین کی طرف سے سمجھا ہوا (کلام) ہے اور (آگے) اس کی حقانیت کی ایک میں عقلی ارشاد ہوتی ہے کہ) اگر پیغمبرؐ ہمارے ذمہ پر (جموں) باتیں لگادیتے (یعنی جو کلام ہمارا ہوتا اسکو ہمارا کلام کہتا اور جو ہمارے ذمہ پر کاکرتے تو ہم ان کا دامنا ہاتھ پیچو کرتے پھر ہم ان کی رُگ دل کاٹ دلتے پھر تم میں کوئی ان کا اس سے بچانے والا بھی نہ ہوتا (رُگ دل کاٹنے سے مراد ہے مرجاتا ہے مرجا نہیں تھا) اور بالاشیر یہ قرآن متنقیوں کے لئے نصیحت ہے (یعنی فی نصیحت ہم نہیں اسکی صفت کا ایسے ذاتیہ ہے اور موجہ جس نصیحت ہونا اسکی صفت کا ایسا اضافی ہے) اور (آگے) کہہ ہیں کی دعید ہے کہ ہم کو معلوم ہے کہ تم میں سے بعض تکذیب کرنے والے بھی ہیں (پس ہم ان کو اس کی سزا دیں گے) اور (اس اعلیٰ تھے) پر قرآن کافروں کے حق میں موجہ صرفت ہے (کیونکہ ان کے لئے بوجہ تکذیب کے سبب عذاب ہو گیا) اور یہ قرآن عقیلی تینی بات ہے سو (جس کا یہ کلام ہے) اپنے (اس) عظیم الشان پروردگار کے نام کی نسبت (و تمجید) کیجئے۔

معارف و مسائل

اس سورت میں قیامت کے ہوں گا و اتحاد اور پھر وہاں کفار و فجار کی سزا اور مومنین و متعین کا جزا کا ذکر ہے قیامت کے نام قرآن کیم میں بہت سے آئے ہیں۔ اس سورت میں قیامت کو حقيقہ کے لفظ کا ذکر ہے اور یہ سب قیامت کے نام ہیں۔

پھر قارئہ کے، پھر واقعہ کے لفظ سے تبیر کیا ہے اور یہ سب قیامت کے نام ہیں۔

لفظ حقيقہ کے معنی حق اور ثابت کے معنی آتے ہیں اور وہ سری چیزوں کو حق ثابت کرنے والی چیز کو بھی حقيقہ کہتے ہیں۔ قیامت پر یہ لفظ دو فوں معنی کے اعتبار سے صادق الہم ہے کیونکہ قیامت خود بھی حق ہے اور اسکا توڑ ثابت اور وقیعی ہے اور قیامت مومنین کے لئے جنت اور کفار کے لئے جہنم ثابت اور مفتر کرنے والی بھی ہے۔ یہاں قیامت کے نام کے ساتھ سوال کو تحریر کر کے اسکے ماقول القیاس اور سیرت اُنچھے ہوں گا کی طرف اشارہ ہے۔

قادر کے لفظ سے کھڑک ہمارے والی چیز کے ہیں قیامت کے لئے یہ لفظ اس لئے بولا گیا کہ وہ سب لوگوں کو مضطرب اور بے چین کرنے والی اور تمام انسان و زمین کے احیام کو منتشر کرنے والی ہے۔

طاغی غیان سے مشق ہے جس کے مبنی حد سے تکل جانے کے ہیں۔ مراد ایسی سخت اور از ہے جو تمام دنیا کی آوازوں کی حد سے باہر ہے اور زیادہ ہے جس کو انسان کا تقلب دماخ برداشت مکر کرے۔

قوم ٹمودو کی ناخافتی جب حد سے بڑھ گئی تو ان پر الشہر کا عذاب اسی سخت آواز کی صورت میں آیا۔

جس میں تمام دنیا کی بجلیوں کی کوک اور دنیا بھر کی سب سخت آوازوں کا جمود مقام سے اُنکے دل پھٹ گئے۔

ریچم فرقہ، اس سخت ہوا کو کہا جاتا ہے جو بہت زیادہ سر و بھی ہو۔

ستبع لیالی و قلیلیتی آیا ہم، بعض روایات میں ہے کہ پدد کی صبح سے یہ آندھی کا غذا بشروع ہو کر درسے یہ ہکی شام تک رہا اس طرح دن تو آٹھ ہو گئے اور رات سات آئیں۔

محسوسقاً، حاسِم کی جس ہے جس کے معنی قطع کرنے اور استیصال کرنے یعنی بالکل منکری نہیں والے کے ہیں متو تقدیم کے مبنی باہم مختار اور ملے جلے کے ہیں۔ حضرت نبوخذنطیلہ اللہ تعالیٰ کی ایتیوں کو مرتکبات یا تو اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سب اپس میں ری ہوئی بستیاں تھیں اور یہاں سلسلہ کہ مذاب آئیکے وقت جب ان کا تختہ اٹھا گی تو شب گا ملہ و گین۔

فَإِذَا أَنْتَمْ فِي الصَّوْدِيَّةِ قَلِيلَةٌ فَأَلْجِدُوهُمْ، ترددی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حدیث ہے کہ مذکور کوی سینگ (کشکل کی کوئی چیز) ہے جس میں قیامت کے دوز پھر مکاحا جائے گا۔

نَفْخَةٌ وَاجِدَةٌ هُوَ مَرَادِي ہے کہ کبکاری اپنے اپنے دوسری کا ادازہ ایک آدازہ مسلسل ہے گی

یہاں تک کہ اس آداز سے سب رجایں گے۔ قرآن و محدث کی نصوص سے قیامت میں صور کے دفعہ نہ مانایا جائے پس پہلے فتوحہ صور کیا جاتا ہے جس کے متعلق قرآن کرم میں فتحی من فی الشہادت دئی فی الافق سمجھی اس فتوحہ سے تمام آسمان والے فرشتے اور زمین پر بینے والے جن و اُس اور تمام جاودو جویش ہو جائیں گے (پھر اسی بیہودی میں طلب کو موت آجائے گی) و مدرسے لفڑ کو فتوحہ بیعت کہا جاتا ہے بیعت کے منے اُٹھنے کے جس اس فتوحہ کو ردیں سب مردے پھر زندہ ہو کر طرفہ چو جائیں گے میکا ذکر قرآن کرم کی اس آیت میں ہے تُو لَعْنَةٌ فِيْهِ أُخْرَى فَإِذَا قَاتَلَهُمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ، یعنی پھر صور دوبارہ پھوٹکا جائے گا جس سے اچانک سب کے سب مردے زندہ ہو کر کھڑے ہو جاؤں گے اور دیکھنے لگیں گے۔

بعض روایات میں جوان دلوں فتوحہ سے پہلے ایک تیر نہ فتح کا ذکر ہے جس کا نام فتوحہ فرج عجلیا گیا ہے۔ یہ معلوم روایات و نصوص میں خور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا فتوحہ ہی ہے اسی کا ابتداء میں فتوحہ فرج عجلیا گیا ہے اور انتہا میں وہی فتوحہ صور دوبارہ پھوٹکا جائے گا جس سے اچانک سب کے سب مردے زندہ ہو کر وَنَحْنُ عَمَّا نَعْلَمُ رَبِّنَا فَلَوْمَاهُ بِمَا يَعْلَمُ، یعنی قیامت کے روز عرش رحمٰن کو اٹھ فرشتے اٹھانے ہوئے ہوئے۔ بعض روایات حدیث میں ہے کہ قیامت سے پہلے تو یہ کام چار فرشتوں کے پیرو ہے قیامت کے بعد اُن کے ساتھ اور چار بُرھا دینے جاؤں گے۔

دہائے محالہ کر عرش رحمٰن کیا پھر ہے اُس کی حقیقت اور حقیقتی شکل و صورت کیا ہے اور فرشتوں کا اس کو اٹھانا کس صورت سے ہے یہ سب چیزیں وہ ہیں کہ زرع عقل انسانی ادا کا حاطہ کر سکتی ہے زمان مباحثت میں ان کو غور و فکر کرنے اور سوالات کرنے کی اجازت ہے سلطنت میں صاحبہ و تابعین کا سلک اس جیسے قام محاکمات میں ہے کہ اس پر ایمان لا لایا جائے کہ اس سے جو کچھ امثل حل شانہ کی مراد ہے وہ حق ہے اور اس کی حقیقت دیکھتے نامسلم ہے۔

تَوَقَّلُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ لَا تَكْفِرُوا بِمَا نَعْلَمُ، یعنی اُس روز سب اپنے رب کے سامنے پیش ہوئے گے کوئی پھیپھی والا چھپ نہ رکے گا۔ اشرقاً عالیٰ کے علم دبر سے تو اُبھی کوئی نہیں چھپ سکتا اُس روز کی خصوصیت شاید ہو کہ میدان خشن میں تمام زمین ایک سطح مستوی ہو جائے گی نہ کوئی نار رہ جائے نہ پہاڑ نہ کوئی قریب مکان نہ کسی درخت دغیرہ کی آڑ رہی چیزیں یہیں جن کے پیچے دُنیا میں چھپنے والے چیزیں کرنے ہیں وہاں ان میں کے کوئی چیز نہ ہوگی، کسی کو جھیپٹ کا امکان ہی نہ رہے گا۔

هَلَّا مَا قَدَرَهُ فَالْكَوْنِيَّةُ نَظَرَ هَذِهِمْ فِيْهِ مَنْ هُنْ بَعْدَهُمْ لَا يَجِدُونَ، مطلب یہ ہے کہ جسکا نامہ اعمال داہنے احتیمیں آئے گا وہ خوشی کے مارے اس پاس کے لوگوں سے کہنے لگے کاک وی مسرا اعمال نامہ رہو۔

هَلَّا عَيْنَ سَلْطَنِيَّةٍ، سلطان کے افظی میٹنے غلیظ قسلط کے ہیں، اسی لئے حکومت کو سلطنت اور

حاکم کو سلطان کہا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ دُنیا میں جو بھی دوسرے لوگوں پر بڑائی اور غلیظ قابل تباہیں سب میں بڑا مانا جاتا ہے آئی وہ بڑائی اور غلیظ بھی کچھ کام نہ کیا اور سلطان بھتی بھی کیا جا سکتا ہے تو سختے ہوئے کہ افسوس آج میں کوئی جنت و سندھیں جس کے ذریعہ مذاہبے نجات حاصل ہو سکے۔

حُنْ وَقْدَ قَدْ وَقْدَ، یہ کم فرشتوں کو ہو گا کام بھر کر پڑا اور اس کے لئے میں طرق ڈالوں کا الفاظ است میں اس کا ذکر نہیں کہ کون پکڑے اور طوق ڈالے، اسی لئے بعض روایات میں ہے کہ یہ کم صادر ہو گا تو درودیار اور ہر چیز مطیع و فرمایہ اور توکر دن کی طرح ہے اس کے پکڑنے کو دوڑے گی۔

لَهُ فِيْنَ إِلْسَلَوَهُ دَرَّهُمَهُ اَسْتَعْوَنَ دَرَّلَهَا اَسْلَكَهُمْ، یعنی پھر اس کو ایک زنجیر میں پر دو جیکی مقدار ستر گز ہے۔ زنجیر میں پونے کا وہ مفہوم بھی مجاہد ایسا جا سکتا ہے جو خلاصہ تفسیر میں لکھا گیا ہے کہ زنجیر میں جگد دو لیکن اسکے حقیقی معنے یہ ہے کہ زنجیر انکے بن کے اور ڈال کر دسری طرف بحال نو میں سو یا یاستیج کے دافع پر کے جاتے ہیں جس نے روایات حدیث سے اسی حقیقی معنی کی تائید بھی ہوتی ہے (از ظہیری)

فَلَيْسَ لَهُمْ لَهُمَا حَمِيمُهُ وَلَأَطْعَامُ الْأَنْوَنَ غَشْلَانِ، یعنی قلمص اور گھرے دوست کو کیا جاتا ہے اور غسلین بکسر غین وہ پانی ہے جس میں چنیوں کے زخموں کی پیپ وغیرہ وصولی جادے گی۔

طلب آیات کا یہ ہے کہ آج اس کا کوئی دوست عنز اس کی حیات تک رسکے گا اور اس کو حذاب سے نہ پچائے گا اور اسکے کھانے کرنے سے اس گندے سے پانی کے جیسیں ابھی چمٹنے کی پیپ اور اپس پڑھی ہو گی اور کچھ نہ ہو گا۔ اور کچھ ہونے کا مفہوم اور خلاصہ تفسیر میں یہ بتایا گیا ہے کہ مرغوب کھانوں میں سے کچھ نہ ہو گا۔ غسلین کی طرح کی کوئی اور کوئی بد ذات اقصہ چیز کی نظر نہیں اسلئے دسری آیت میں جو ابھی جسم کا ذریعہ کھانا ایسا ہے وہ اس کے منافی نہیں۔

كَلَّا أَقْوَعْهُمْ كَلَّا لَيُؤْدِي وَرَوْنَ وَكَلَّا لَيُبَرِّدُهُ وَرَوْنَ، یعنی قسم ہے ان تمام چیزوں کی جن کو تم دیکھتے ہو یا

دیکھ سکتے ہو۔ اور جن کو تم نہ دیکھ سکتے ہو نہ دیکھ سکتے ہو، اسیں تمام خلوقات اُجھیں بعض حضرات نے فرمایا کہ نہ دیکھتے والا چھپ نہ رکے گا۔ اشرقاً عالیٰ کے علم دبر سے تو اُبھی کوئی نہیں چھپ سکتا اُس روز کی خصوصیت شاید ہو کہ میدان خشن میں تمام زمین ایک سطح مستوی ہو جائے گی نہ کوئی نار رہ جائے نہ پہاڑ نہ کوئی قریب مکان نہ کسی درخت دغیرہ کی آڑ رہی چیزیں یہیں جن کے پیچے دُنیا میں چھپنے والے چیزیں کرنے ہیں وہاں ان میں کے کوئی چیز نہ ہوگی، کسی کو جھیپٹ کا امکان ہی نہ رہے گا۔

سالق آیات میں کھارکہ کے اس بیوہہ خیال کا رکیا تھا، کوئی آپ کو شاہزادہ کا کلام کو شر کرہتا تھا، کوئی آپ کو کامن اور کلام کو کہانتے کہتا تھا۔ کامن وہ شخص ہوتا ہے جو کوئی شیخ طینہ سے خبریں پا کر پکھنے خونک کے اثرات سے مخلص کر کے آئنے والے واقعات میں اٹھل پکھنے یا تیک کیا کرتا تھا۔ خونک آپ کو شاہزادہ کامن کے دلوں کے لرام کا حاصل یہ تھا کہ آپ جو کلام ستاتے ہیں یہ انشکیطون سے نہیں، انشکرست صلی اللہ علیہ وسلم نے

خود اپنے خیالات سے یا کاموں کی طرح شیاطین سے پکار لاتا۔ جب کر لئے ہیں ان کو اس تھاں کی معرفت منوب کرتے ہیں۔ مذکورہ آیات میں حق تعالیٰ نے ان کے اس خیال باطل کو ایک درستی صورت سے پڑھی شدت کے ساتھ اس طرف روک دیا ہے کہ دیوانہ، اگرچہ رسول معاذ اللہ صاری طرف جھوپی بائیں منوب کرتے اور ہم پا فخر اور دادی کرتے تو کیا ہم یوں ہی دیکھتے رہتے اور ان کو ہیں دیدیجے کہ غلط خدا کو گراہ کریں۔ یہ بات کوئی عقل والا باور نہیں کر سکتا اس لمحے میں آیت میں بطور فرض حال کے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ رسول کوئی قول ہمیں اپنی طرف سے گھوڑ کر ہماری طرف منوب کرتے تو ہم ان کا داہننا ہاتھ پکڑ کر ان کی رُگ جان کاٹ دلتے اور پھر باری سزا سے ان کو کوئی بھی مد پچا سکتا ہے اس پیش شدت کے القاطع ان جاہوں کو مستثنی کر کے لئے فرض حال کے طور پر استعمال فرمائے ہیں۔ داہننا حصہ کی پڑائی کی تخصیص خالی اصلہ ہے کہ جب کسی بھرم کو قتل کیا جاتا ہے تو قتل کرنے والا اسکے بال مقابل کھلاہوتا ہے متن کرنے والے کے باشیں ہاتھ کے مقابل مقتول کا داہننا ہاتھ روتا ہے اُس کو متن کرنے والا ایسے بائیں ہاتھ میں بکڑا کر داہنے ہاتھ سے اس رحل کرتا ہے۔

نتبیہ اس آیت میں ایک خاص واقعہ کے نتالیٰ یہ فرمایا ہے کہ اگر قدرِ خواست معاوا افتد رسول اللہ ﷺ
علیہ السلام اپنی طرف سے کوئی بات گھر کر اشتراکی کی طرف شوہر کو فریتے تو اپنے ساتھ یہ معاملہ کیا جائے، اس میں کوئی عام مضابطہ بیان نہیں کیا گی اور خوش بھی ترتیب کا جھونڈا جو عویٰ کرے ہمیشہ اسکو ہلاکی کی کردی جائیگا، اسی وجہ ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگوں نے بتوت کا جھونڈا جو عویٰ کیا اُن پر کوئی ایسا غائب نہیں آیا۔

فیصلہ پا سو رکن الخطبو، اس کے پہلی آئتوں میں یہ تلایا گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کچھ نہیں فرمائے کچھ ہے وہ اشتر کا کلام ہے اور وہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے تکرہ اور ضریح تھے مسخر ہم یعنی جانتے ہیں کہ ان سب طبقی اور تلقینی امور کو جانتے ہوئے تم میں بہت سے آدمی اس کی حکایت بھی کرتے رہیں گے جیسا تجھے آفترت ہیں ان کی حضرت دیاس اور عذاب دامی ہو گا اور آخر میں فرمایا کہ الحکیم المتقین، یعنی یہ بات بالکل حق اور تلقینی ہے اسیں کسی شک شہد کی گنجائش نہیں۔ سب کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حطاب کر کے فرمایا قیسم پا سو رکن الخطبو جس میں اشارہ ہے کہ اپنے ان معاون کفار کی یا توں پر دھیان نہ دیں اور ان سے خون نہ ہوں بلکہ اپنے ربِ قدر کی تسبیح و تقدیس کو اپنا مشغله بنایں کہ ہمیں ان سب غمتوں سے بخات کا دریہ ہے اور دی ایسا ہے جیسا دوسرا جگہ تو اس کو کرم میں فرمایا ہے وقلد تعلق اکافی تھیں جنہیں صدر رکنِ معاشرِ قومِ مسیحیوں تک و کل قومِ الشہیدوں نے یعنی ہم جانتے ہیں کہ اپنے ان کفار کی بیرون گفتگو سے دل تنگ ہوتے ہیں اسکا علاعہ یہ ہے کہ اپنے رب کی حمد میں مشغول ہو جائیں اور بحدہ گزاروں میں شامل ہو جائیں ان کی یا توں کی طرف التفات دکریں ابو داؤد میں حضرت عقبہ ابن عامر ہبھی کی روایت ہے کہ حبیب یہ آیت قیسم پا سو رکن الخطبو

ریاستِ اعلیٰ تحریک کرنے والے میں سب سے بزرگ اور محبوب اس کو اپنے سجدہ میں رکھو۔ اسی لیئے جماعت امت رکوع اور سجدے میں یہ دو اعزازات پڑھی جاتی ہیں۔ جہود کے خذیلہ کا پڑھنا اور میراث برٹھکار کرنے اُنہوں نے یعنی حضرات فاطمہ و ابی عبید اللہ کو کہا ہے۔

تَهْمِيْسُ سُورَةِ الْحَافِظَةِ بِحِمْكَلِ اللَّهِ تَعَالَى

سورة الماعجم

سونرہ معالجہ فکٹری و ریجن ایڈیم و آر ٹیکن ایڈن و قبھی اگومن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع افسوس کے نام سے جو بیج دھنراہیں نہایت رحم والا ہے

اور پتھریں پر بس کو پڑا پہلے آنکھ کو بھیجئے اور جس